ٹیلیفون نمبر ۲۹۱۳۵ ۴۸۹ رجسٹرڈ نمبر ۷۱۱۱ اے

سالانہ چندہ چار روپیہ للعمر
فی پرچہ:- اٹھارہ نئے پیسے ۰۱۸

حب الوطن من الایمان

کاکوری اخبار

پندرہ روزہ

ایڈیٹر:- ڈاکٹر سعید احمد علوی نسیم
قیمت ۱۰ نئے پیسے

ترسیل زر کا پتہ
۱- شمس علوی منیجر کاکوری اخبار ۲/۳ امین آباد پارک لکھنؤ
۲- مبارک بک ڈپو بندر روڈ مقابل ڈینسو ہال کراچی نمبر ۲

خبروں اور مضامین کے سلسلے میں جملہ خط و کتابت ایڈیٹر سے اور مالی و انتظامی امور میں منیجر سے کی جائے۔

جلد نمبر ۱ | یکم فروری سنہ ۱۹۶۳ء مطابق ۵ رمضان المعظم سنہ ۱۳۸۲ھ | شمارہ نمبر

سہرا

بتقریب شادی کمال عباسی خلف اظہار لطیف عباسی کاکوروی

از نیز نگر احسن کاکوروی

ہے کیا دلربا سہرا ہے کیا دلنشیں سہرا
رخ روشن پہ جا کر کھل گیا ماہ جبیں سہرا

شعاعیں تھرتھرا اٹھیں ستارے جگمگا اٹھے
کمال عباسی کے باندھا گیا جب وہ حسیں سہرا

شگفتہ ہو گئیں ملتے خوشی کے بند سب کلیاں
بڑے ارمان سے گوندھا گیا جب عنبریں سہرا

مثال آئینہ حیراں جو ہیں سب رخ تاباں سے
کمال شوق سے پھر کیوں نہ ہو مائل جبیں سہرا

بلائیں لے کے نوشاہ کی نچھاور ہو گئیں کرنیں
تصدق چاند سے مکھڑے پہ ہے ماہ مبیں سہرا

نہ دیکھے اس طرف کو رشک ہے کہ دو نیہ انجم سے
نقاب یار آپ ہی بن گیا ہے نازنیں سہرا

دعا احسن کی یہ ہے خوش رہیں دولہا دلہن دونوں
مسرت شادمانی میں رہے ہر دم امیں سہرا

نظم الوداع

بتقریب شادی خانہ آبادی عزیزہ نکہت دکا آئی برمکان جناب قمر الحسن صاحب عثمانی آفیجی بریلی

جناب مظفر نگری ایم اے ایل ٹی بریلی

حیات کی روح رواں ربط باہمی کا ستون
رخ قمر کی ضیا رنگ خلوت ظلمت
جو شادمان و لالہ زار تھی چمن بہ چمن
وہ جس کو ہم نے بڑے پیار سے دلارا ہے
سپرد آج کرایا ہے اپنی نکہت ہے
کہ سرپرست ہیں اظہار رنگ خوجن کے
یہ شعر ہاک ہیں اک نذر دل کے جذبات
یہ ایک مثال ہیں دونوں دلوں کی الفت کی
یوں کہہ رہے ہیں لے الوداع ہم اس پل
جھکائے سر کو کھڑے ہیں بہ دیدۂ نمناک
دلوں میں فرط محبت سے چھا گیا ہے جمود
وہ رو رہا ہے کہ آنسو ہیں آنکھ سے جاری
لبوں پہ مہر خموشی نظر جھکی اپنی
الٹ رہے ہیں نئے آج زندگی کے ورق

جگر کی خنکی نسیم دل حزیں کا سکون
بہ شادمانی نیز نوازش نکہت
بنی ہے آج وہ دیکھو کمال کی دلہن
وہ جس کے ایک تبسم پہ دل کو وارا ہے
جو کائنات میں خود ہی فرشتہ خصلت ہے
وہ کاٹ لیں گے خوشی کے دنوں کو گن گن کے
سحر کو نور سے ہوں دور جس طرح ظلمات
ہوا ہے دوستی و الفت پاک عبادت کی
ہو جیسے رات ستاروں کے ہالے سے ڈھل
کہ جوں حسین تصور میں عالم ادراک
کہ جیسے کہر میں دھندلا سا ہو دہر کا وجود
کہ جوں حسین سے خوابوں میں نیم بیداری
کمال دیکھئے اس درجہ بندگی اپنی
سحر کو جیسے جھٹپٹے میں جھلملائے شفق

دعا یہ دل سے نکلتی ہے آج اے جناب
خلوص و پیار کی دنیا ہے سدا شاداب

رمضان المبارک کا خیر مقدم

اے ماہ رمضان تیری آمد پر ہزاروں مسرتیں نثار تیری پُرنور ساعتوں پر زندگی کی لاکھوں بیش بہا گھڑیاں قربان۔ تو تقویٰ اور پرہیزگاری کا زندگی لیکر آیا، تو زہد و پاکدامنی کی فضا لیکر آیا تو نے مسلمانوں کو خدا کی مہربانیوں اور اس کی رحمت و برکات کا سزاوار بنایا اور ان کے دلوں کو تو نے معمولی خواہشات اور چھوٹی چھوٹی چیزوں سے بے نیاز کر کے بلند حوصلگی اور ذوق کا جذبہ بخشا۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس مبارک مہینہ کو بہت زیادہ فضیلتیں بخشی ہیں۔ کسی عبادت کیلئے یہ نہیں فرمایا کہ یہ عبادت میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ یہاں تک کہ نماز جیسی اہم اور افضل ترین عبادت کے متعلق یہ نہیں فرمایا کہ میں اس کا بدلہ دوں گا۔ لیکن رمضان کے روزے اس کی نگاہ میں کچھ ایسی خصوصیت و اہمیت رکھتے ہیں جس کے متعلق ارشاد ہوتا ہے (الصوم لی وانا اجزی) کہ روزہ میرے لئے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رمضان المبارک کا بڑے اشتیاق کے ساتھ انتظار رہتا تھا۔ بعض روایات میں ہے کہ جب آپ رجب کا چاند دیکھتے تو اللہ تعالیٰ سے دعا فرماتے (اللھم بارک لنا فی رجب و شعبان وبلغنا رمضان) اے اللہ ہمارے رجب اور شعبان کو ہمارے واسطے مبارک کر اور رمضان تک ہمیں پہنچا دے۔ پھر جب رمضان بالکل قریب آتا تو آپ اس کی فضیلت اور برکتوں پر مستقل خطبے دیتے اور صحابہ کرام کو اس کی قدردانی اور اس کی رحمتوں کے استقبال کے لئے تیار کرتے۔ حضور کا ارشاد گرامی ہے کہ رمضان صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے اور یہ ہمدردی اور غمخواری کا مہینہ ہے اور یہ وہ مہینہ ہے جس میں ایمان والوں کے لئے رزق بڑھا دیا جاتا ہے

صبر اسی کا نام ہے کہ آدمی کسی اعلیٰ مقصد کیلئے اس چیز کو برداشت کرے جس میں اس کو تکلیف ہو اور جو اس کی طبیعت کو ناگوار ہو۔ یہ انسان کی بہت اونچی صفتوں میں سے ہے اور بڑی زبردست طاقت ہے۔ اور دین میں اور اللہ کی نگاہ میں اس کی بڑی فضیلت ہے۔ رمضان میں اسی صبر کی مشق ہے۔ بندہ اللہ کے حکم کی تعمیل میں اور اس کی رضا کیلئے کھانے پینے سے اور نفسانی خواہشات سے پورے ایک مہینے کے دنوں میں اپنے کو روک کر صبر کا عمل کرتا ہے اسی پر اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے جنت کی بشارت دی گئی ہے۔

لیکن روزے کی حقیقت اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتی جب تک انسان مادی خواہشات اور کھانے پینے کی چیزوں کو چھوڑنے کے ساتھ روحانی طور پر ہر طرح سے پاک و صاف نہ ہو جائے۔ اپنے اخلاق و کردار میں وہ اپنے کو خدا کا مثالی بندہ بنا کر پیش کرے کسی گناہ کا تصور، کسی بُرائی کا خیال، کسی کو معمولی سی تکلیف پہنچانے کی خواہش چاہے زبان سے ہو یا ہاتھ پیر سے ہرگز اس کے دل میں نہ پیدا ہو سکے۔ یعنی وہ اپنی عبدیت کے اوصاف اور فرماں برداری کی شان میں اتنا بلند ہو جائے کہ وہ ظاہر و باطنا ایک فرشتہ خصلت معلوم ہو سکے۔ اور ہر طرح کی نیکی اور حسن سلوک کا جذبہ پیدا ہو۔ غریبوں اور مسکینوں کی مدد کے لئے ہر دم تیار نظر آئے نماز، ذکر، تلاوت اور تمام عملی عبادتوں میں وہ ہمہ تن مستعد ہو یہی ہے روزے کا اصل مقصد اور اسکی حقیقت۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اے لوگو ایک بڑی عظمتوں اور برکتوں والا مہینہ تم پر سایہ افگن ہے۔ اس مبارک مہینے کی ایک رات (شب قدر) ہزاروں مہینوں سے بہتر ہے۔ یہی الفاظ قرآن پاک میں موجود ہیں۔

حضور صلی اللہ کے یہ الفاظ یونہی سنکر گذر جانے کے نہیں ہیں۔ ضرورت ہے کہ ہم ان پر ایمان لائیں اور جو کچھ فرمایا گیا ہے اپنے دل و دماغ میں اس کا یقین بٹھائیں۔ آپکے اس ارشاد کا مطلب واضح ہے اس میں خاص طور سے ہم جیسے دین کے غافلوں کیلئے بڑی بشارت دی فرمایا گیا ہے رمضان میں تمام عبادات اور اعمال صالحہ کا اجر و ثواب بہت بڑھا دیا جاتا ہے نوافل کا ثواب فرضوں کے برابر کر دیا جاتا ہے اور فرائض کا ثواب ستر گنا بڑھا دیا جاتا ہے۔

کاکوری اخبار
سلسلۂ اشاعت یکم جنوری ۱۹۶۲ء

خوب یاد آیا

منشی سجاد حسین مرحوم کاکوروی۔ مئی ۱۸۸۵ء

لاحول ولا، اس نسیان کی ایسی تیسی زور ہے۔ عینک رہے اس باغی، خود سر، شوریدہ پشت، فراری حافظے پر۔ آپ سے کیا کہوں۔ اب کی تو آپ نے وہ گھاٹ کی کہ پیچھے پیچھے بھگوڑوں کا گورنر جنرل ہی بنا دیا۔ اور واللہ واہ میں ہی اس برمحل بھول پر لوٹ ہی تو گیا آپ لوگوں کو یاد تو ہوگا جیسے یہ سرحدی پیچیدگی خواہ مخواہ کی تھامیں تھامیں۔ مفت کی جوتی پیزار شروع ہوئی اور روس منحوس کا ذکر سر جا بجا دیں نیکی خدا نخواستہ کیوں یہ بری ہونے لگی۔ تب سے ایک شیطان علی خانوف علیہ اللعن کا نام بھی زبان پر آجاتا ہے اور پھر اس کے تذکرے میں یہ بھی سنائی دیتا ہے کہ یہ مرو کا باشندہ تھا۔ روسیوں نے تھوڑے عرصہ میں بہت بڑے اعزاز پر پہونچا دیا۔ مرو کا حاکم کر دیا۔ انگریزی کمیشن سرحد بنا ہی دیا تھا۔ وہ کیسے ادھر سے ڈانٹ ڈپٹ بتائی گئی کہ ہاں ہاں یہ ہماری کمیشن کی کمیوں کیسے ڈالتے ہو۔ خبردار ایسا کروگے تو کان میں سر ٹانگوں میں دم پلندہ بنا دی جائیگی۔ اس پر بعض انگالی بنگالی۔ یہ وہ، عمر کرز زید۔ اکمیں وائی زیڈ زید۔ ان لوگوں کو ذہنیتی تصاویر مجبور تھے۔ جیسا چیز کرنے کو دیکھئے۔ روس نے آج ہی مرو لیا۔ آج ہی وہاں کے باشندوں کو معزز عہدہ دینا شروع کئے ہماری سرکار ابد قرار کو دیکھئے۔ اتنی مدت سے ہندوستان میں بکر کر دی جاتی ہے۔ دن بدن ہندوستانیوں سے بدگمان ہی ہوتی جاتی ہے۔ بڑے بڑے عہدے نہیں دیتی۔ ہتھیار نہیں دیتی۔ یہ نہیں کرتی کہ وہ نہیں کرتی۔ ہم بھی یہ سب سنتے اور چپ شاہ بنے بیٹھے تھے۔ جوش خیر خواہی تو بار بار غصہ دلاتا تھا کہ تم بھی جھک مارو۔ جواب دندان شکن دو۔ مگر اس کمبخت حافظے کا ستیاناس ہو یاد ہی نہیں آتا تھا کہ علی خانوف کی طرح ہم بھی کسی کو پیش کر دیں۔ دیکھو ہماری سرکار نے ان کو بھی تو اس درجہ پر پہونچایا لیکن لاحول ولا، ننگے اوٹ پٹانگ محض حافظے کا قصور تھا جواب تو ایسا معقول موجود کہ باید و شاید۔ خدا پانیر کا بھلا کرے کہ اس نے بتا دیا کہ علی خانوف کو روس نے یہ عزت دی تو کون بڑھ کر لات ماری۔ ہماری سرکار نے سید محمود کو جج ہائی کورٹ نہیں بنایا۔

بات بڑے کی۔ لے اب کوئی صاحب کچھ کہیں۔ اب تو میرا بھی ذہن کھلا۔ اجی ایک دو کیا دس بیس ہزار گنا دوں۔ سید احمد خاں۔ راجہ شیو پرشاد وغیرہ وغیرہ کو ممبر کونسل نہیں بنایا۔ ابھی کل کی بات ہے سمیع اللہ خاں اور رائے نرائن داس صاحب کو ڈسٹرکٹ جج نہیں کیا۔

بس اسی طرح اور بھی وغیرہ وغیرہ قیاس کر لیجئے۔ اور اگر کوئی کہے کہ سرکار نے اتنے دنوں کے تسلط اور عملداری اور اس واویلا کے بعد ایسا کیا اور روس نے شروع ہی سے لگا دیا اس کا یہ جواب کافی ہے کہ روس شیطان ہے۔ جلدی کام شیطان کا۔ دیر کام رحمان کا۔ دیر آید درست آید۔ دوسرے علی خانوف نے مذہب بھی تبدیل کر ڈالا۔ اور ہمارے یہاں دیکھئے عیسیٰ بدین خود موسیٰ بدین خود۔ تیسرے دیر سویر کی بحث ہی جداگانہ ہے۔ اگر کوئی زیادہ بکواس کرے گا۔ پاگل خانے بھیجا جائے گا۔

ایک تھا بادشاہ ـــ !

صفیہ ناہید شمس علویہ

بہت پرانے زمانہ میں ایک بادشاہ تھا جس کی بہت بڑی سلطنت تھی۔ اس کی صرف ایک ہی لڑکی تھی۔ جس کا نام تھا شہزادی نورس۔ وہ ہمیشہ بیمار رہا کرتی تھی۔ بڑے بڑے حکیموں نے اس کا علاج کیا۔ نجومیوں نے تعویذ دیئے مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ اور شہزادی نورس اچھی نہ ہو سکی۔ مرض بڑھتا گیا۔ شہزادی کا گلاب جیسا چہرہ مرجھا گیا۔ چونکہ نورس بادشاہ کی اکلوتی لڑکی تھی اس لئے وہ بھی ہر وقت اداس رہنے لگا۔ آخر ایک دن بادشاہ کو ایک بوڑھے آدمی نے بتایا کہ شہزادی ایک خاص قسم کا سیب کھائے تو ضرور اچھی ہو جائے گی۔

وہ سیب ملیگا کہاں؟ اس بوڑھے آدمی نے نہیں بتایا؟

پھر بھی بادشاہ نے اپنے ملک کے ہر گوشہ میں اعلان کرا دیا کہ جو شخص بھی ایسا سیب لائے گا جس کے کھانے سے شہزادی صحتیاب ہو جائے اسے منہ مانگا انعام دیا جائے گا۔

اب ادھر کی تو ادھر چھوڑو اور سنو، اسی ملک میں ایک کسان رہتا تھا جس کے تین بیٹے تھے۔ اس نے جو بادشاہ کا یہ اعلان سنا تو اپنے بڑے لڑکے کو بلا کر کہا۔

اپنے باغ کے سب سے اچھے سیب لیکر بادشاہ کے حضور میں جاؤ۔ شاید ان کے کھانے سے شہزادی اچھی ہو جائے اور خدا ہمارے دن پھیر دے۔

کسان کے بڑے بیٹے نے ایسا ہی کیا اور باپ کے کہنے کے مطابق اپنے باغ سے سیب کے درختوں میں سب سے اچھے پھلوں کا انتخاب کیا اور انھیں لیکر شاہی محل کی طرف روانہ ہوا۔

راستہ میں اُسے ایک بوڑھا ملا۔ اس نے اس سے سوال کیا

"تم اس ٹوکری میں کیا لئے جا رہے ہو؟"

کسان کے بیٹے کو بوڑھے آدمی کا یہ سوال بہت برا معلوم ہوا۔ اس نے جھنجھلا کر جواب دیا: "کنکڑ ہے۔"

بوڑھا آدمی مسکرا کر بولا: "جاؤ اگر خدا نے چاہا تو یہی ہوگا۔" اور اس کی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

کسان کا بیٹا جھنجھلایا ہوا جب بادشاہ کے حضور میں پہنچا اور ٹوکری کھولی تو واقعی سیب کی جگہ کنکڑ نکلے۔ کوئی ادھر بھاگنے لگا اور کوئی ٹوکری سے اچھل کر فرش پر گر گیا۔

بادشاہ کو اس کی یہ گستاخی بہت ناگوار گذری اور بغیر کچھ پوچھے اُسے محل سے باہر نکلوا دیا۔ جب وہ گھر پہنچا تو کسان نے سارا قصہ سننے کے بعد بہت افسوس کیا۔ اور دوسرے لڑکے کو ترغیب دی۔

دوسرے دن کسان کا دوسرا منجھلا لڑکا ٹوکری میں سیب لیکر شاہی محل میں بادشاہ کے سامنے سیب پیش کرنے کے لئے روانہ ہوا۔

محل کے قریب اُسے بوڑھا آدمی ملا۔ اور سوال کیا۔

تم اس ٹوکری میں کیا لئے جا رہے ہو؟

کسان کے منجھلے لڑکے کو بھی بوڑھے آدمی کا یہ سوال برا معلوم ہوا اُس نے بگڑ کر جواب دیا۔ "پتھر"

بوڑھا آدمی مسکرا کر بولا: "انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔"

لڑکا بوڑھے آدمی کی بات ان سنی کر کے آگے بڑھ گیا شاہی محل میں بادشاہ کے سامنے پہنچ کر اس کے ساتھ بھی وہی حادثہ پیش آیا۔ جو اس کے بڑے بھائی کے ساتھ ہو چکا تھا ٹوکری میں بجائے سیب کے بد نما پتھر نکلے۔ یہ دیکھ کر بادشاہ نے اُسے ایک سو کوڑے مارنے کی سزا دی۔

(باقی آئندہ)

پاکستانی ڈاک

نوٹ :- ہمیں بڑا افسوس یہ معلوم کرکے بہت ہوا ہے کہ پاکستان میں اراکین چندہ دینے میں بڑی تساہلی برت رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہاں وصولی کی رفتار بہت سست پڑ رہی ہے۔ ہم برابر لکھتے چلے آ رہے ہیں کہ جو صاحب اقوار بک ڈپو ڈھیڈو ہال تک پہونچنے کی زحمت گوارا نہ کر سکیں وہ یا تو معتمد احسن صاحب علوی صدر ایمپیریل مارکیٹ نقرباشی آندرکلی، یا محمد لسان اللہ علوی صاحب کو دیدیں اور ان سے رسید لے لیں۔

اب دوسری شکایت بعض حضرات اخبار نہ پہونچنے کی بھی کر رہے ہیں۔ اخبار کی روانگی خود ایڈیٹر کے ذمہ ہے وہ اپنی موجودگی میں پیکنگ مکمل کرا دیتا ہے۔ پتے درست لکھے گئے ہیں پھر یہ اخبار پہونچ رہا ہے۔ اس لئے کہ سوائے بیگم بدرالحسن صاحب کے اخبار جو غالباً کراچی سے باہر ہیں۔ اور کوئی اخبار کراچی سے اب تک واپس نہیں ہوا ہے۔ غالباً وہیں کی تقسیم کی غلطی ہے۔

تقی علی صاحب علوی کے بارے میں اب تفصیلی خبر آئی ہے کہ موصوف ٹرام پر سوار ہو رہے تھے کہ اچانک دوسری ٹرام قریب سے گذری۔ اس پر لٹکے ہوئے لوگوں سے ٹکر ہوئی۔ تقی علی صاحب کے سینہ اور ہاتھ میں چوٹ آئی۔ ایکسرے سے پتہ چلا ہے کہ ہڈی ٹوٹی نہیں ہے۔ اب خدا کے فضل سے اچھے ہیں۔

اظہار علی صاحب عباسی کے دولت کدہ پر جناب کمال عباسی صاحب کی شادی کے سلسلے میں ہندوستان روانگی سے قبل ایک عصرانہ دیا گیا جس میں اعزا کی بیگمات اور کمال عباسی صاحب کے قریبی دوست اور ہم سن مدعو کئے گئے تھے۔

اس پر مسرت موقع پر محفل میلاد منعقد ہوئی اور ایک رنگا رنگ پروگرام پیش کیا گیا جس میں مشہور گانے والی کجن بیگم نے اپنی سحر کن آواز سے محظوظ کیا۔

اکبر علی صاحب علوی نے فوٹوگرافی اینڈ پرنٹنگ کورس جو دس ہفتے کا تھا بحسن و خوبی ختم کر لیا۔

منظر علی صاحب علوی آجکل کراچی آئے ہوئے ہیں اور چند دن بعد اپنے جہاز فتح آباد جس پر وہ ملازم ہیں چاٹگام واپس ہو جائیں گے۔

اظہار علی صاحب عباسی اور ثریا عباسی مع نوشاہ جناب کمال عباسی ۱۳ جنوری کو روانہ ہو گئے۔ تقریباً ۱۵ اعزا ان کے ساتھ شادی میں شرکت کے لئے دہلی گئے ہیں۔

فرید احمد صاحب علوی تسنیم کاکودی نے اسٹینڈرڈ کا پولی ٹیکنک ٹریننگ کورس میں داخلہ لیا ہے۔

کمال عباسی صاحب (صاحبزادہ انیس احمد صاحب عباسی) جو مرچنٹ نیوی کے ایک جہاز پر چیف کی حیثیت سے کام کر رہے تھے اب موصوف لندن تشریف لے جا رہے ہیں وہاں ماسٹر کا ٹکٹ حاصل کریں گے اس سے پہلے بھی موصوف نے چیف کا ٹکٹ بھی اچھے نمبروں سے حاصل کیا تھا۔

لاہور سے اطلاع ملی ہے کہ نجمہ خلیل یوسف صدیقی صاحب کے محل میں ابھی کچھ روز ہوئے لڑکی تولد ہوئی ہے۔ نومولود لڑکی کا نام "زیبا" رکھا گیا ہے۔ خدا مبارک کرے۔

محمد طارق صاحب علوی (صاحبزادہ راشد ابن علی صاحب) اپنے نئے ذاتی مکان میں منتقل ہو گئے۔

صباح الدین کرمانی صاحب بذریعہ کار کراچی سے راولپنڈی گئے ہیں۔ موصوف مع بیگم صاحبہ کے چھٹی گذارنے کراچی آئے ہوئے تھے۔

اپیل

احسان علی صاحب علوی سکریٹری اخوان الصفا پاکستان نے ایک اپیل میں ممبران انجمن سے درخواست کی ہے کہ سنہ ۶۰ء کا چندہ اور دیگر انجمن کے بقایا جات جلد بھیج دیں تاکہ انجمن کے حسابات مکمل ہو سکیں اس کے علاوہ جو صاحب استطاعت حضرات سے استدعا کی ہے کہ وہ انجمن کی ضروریات لڑکیوں کو

کامیاب بنانے کے لئے عطیات بھی عنایت فرماکر شکر گذار فرمائیں.
مشرقی پاکستان کے ممبران کو خصوصی طور پر توجہ کرنا چاہیئے.

مشرقی پاکستان

سرورالدین حیدر صاحب اپنے جدید عہدہ پر مستقل ہو گئے ہم ان کے متعلقین کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں.

ڈھاکہ کی ایک نجی ذریعے سے معلوم ہوا ہے کہ والدہ رفیق احمد صاحب خاقان کو اس طرف بخار آ گیا تھا۔ اب الحمد للہ اچھی ہیں خدا کرے طبیعت جلد صاف ہو جائے ۔

منشی منظور علی صاحب علوی کو پھر بخار آ گیا ہے باری تعالیٰ صحت عنایت فرمائے.

اہلیہ عبدالحکیم صاحب علوی کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ کچھ اس طرف طبیعت زیادہ ناساز ہو گئی ہے.

اہلیہ منتظم الدین صاحب علوی بھی گذشتہ ہفتہ سے علیل ہو گئی ہیں. اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے.

بیگم ستار علی صاحب کا مزاج بھی کچھ عرصے سے ناساز ہے۔ جناب محمد عارف صاحب علوی بھی بخار میں مبتلا ہو گئے تھے اب الحمد للہ اچھے ہیں.

محمد رضا صاحب انصاری فرنگی محلی مع اہلیہ محترمہ کے اعزا و قریب سے ملنے ڈھاکہ اور چاٹگام تشریف لائے تھے تقریباً ڈیڑھ ماہ قیام کے بعد بخیر و خوبی وطن واپس ہو گئے

شبیر احمد علوی صاحب مع اپنی اہلیہ کے واپس ڈھاکہ آ گئے ہیں۔

×÷×

چھپتے میں :- حیدرآباد کی خبریں :-

احتشام علی صاحب عباسی — کراچی ناظم آباد سے اطلاع ملی ہے کہ ۱۶ر جنوری سنہ ۶۳ء کو شام کے وقت اسپتال احتشام علی صاحب عباسی کے گھر میں لڑکی تولد ہوئی ہے۔ اللہ مبارک کرے اور نومولود کو صاحب اقبال کرے زچہ و بچہ الحمد للہ دونوں بخیریت ہیں۔

چودھری اکبر حسین جو پاکستان سے آئے ہوئے تھے حیدرآباد دکن میں نواب ناظر جنگ کے مختصر سے قیام کے بعد ۲۲ر جنوری کو لکھنؤ روانہ ہو گئے.

بیگم شجاعت علی صاحب عباسی (سب جج) کو کئی دن سے مسلسل بخار رہا تھا ڈاکٹروں نے ٹائیفائیڈ تشخیص کیا ہے. علاج سے کسی قدر افاقہ ہے۔

بیگم ثابت علی صاحب عباسی بھی آج کل علیل ہیں کمزور بہت ہو گئی ہیں علاج ڈاکٹری ہو رہا ہے۔

کراچی کی بقیہ خبریں جو چھپتے میں موصول ہوئیں۔

طارق علوی — کراچی کی ایک تحریر سے معلوم ہوا ہے کہ موصوف کو صدر برانچ سے تبادلہ کر کے بحیثیت اسسٹنٹ سکریٹری ڈیپارٹمنٹ نیشنل بنک آف پاکستان ہیڈ آفس کراچی میں ۱۱ر جنوری سے متعین کر دیا۔

سائرہ بنت شفیق احمد صاحب علوی کا عقد نکاح عتیق الحسن صاحب دیوی کے ساتھ ۳۰ر جنوری بروز اتوار ڈرگ روڈ کراچی کاشانہ نور میں ہوا مولانا محمد حسن صاحب علوی نے نکاح پڑھا اعزا و قریب سب موجود تھے۔ اللہ مبارک کرے۔

شفیق احمد صاحب اور بیگم صاحبہ سنیچر ۲۶ر جنوری کو چھ ماہ قیام پاکستان کے بعد وطن واپس آ گئے۔

حالاتِ وطن

علالتیں:-

خرابیٔ موسم کی اطلاع ہم پہلے بھی دے چکے ہیں۔ لکھنؤ میں چیچک بہت زوروں پر اپنا اثر جمائے ہوئے ہے۔ چنانچہ لکھنؤ کی ایک خبر ہے کہ وہاں تین بچوں کے یعنی قمر بیت اشتیاق علی صاحب حکیم نثار احمد صاحب کی بچی شاداں اور شیخ علی رضا صاحب ایڈوکیٹ کی بچی کے دانے نکلے۔ اگرچہ ٹیکے احتیاطاً لگوا دیئے گئے تھے پھر بھی تو تین دن تکلیف زیادہ رہی۔ اب الحمد اللہ تینوں بچیاں اچھی ہیں۔

مرتضیٰ علی صاحب عباسی کے بارے میں اطلاع ملی ہے کہ وہ اپنی آنکھ تدریجاً کرانے سیتا پور جانے کا ارادہ کر رہے ہیں۔ رخصت ملنے میں دقت پڑ رہی ہے۔

شیخ ارشاد الدین حیدر کے بارے میں معلوم ہوا ہے موصوف کے کان کے پیچھے ایک پھوڑا نکل رہا تھا۔ بعد میں ڈاکٹروں نے طے کیا کہ کینسر کا مادہ ہے اور بجلی لگائی جائیں۔ قیام سندیلہ میں ہے۔ بجلی لکھنؤ میں لگوا دیا جانا تجویز ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔

منشی مشکور علی صاحب کی کیفیت مزاج کے بارے میں متعدد حضرات دریافت کرتے ہیں کہ کاکوری اخبار کیوں کچھ نہیں لکھتا۔ عرض یہ کرنا ہے کہ موصوف شدت مرض کے بعد سے ایک ہی حالت پر رک گئے ہیں کوئی تغیر و تبدل نہیں ہو رہا ہے اس لئے کیا لکھا جائے۔ علاج برابر جاری ہے۔ یادداشت میں کوئی اضافہ نہیں ہو رہا ہے۔ یوں الحمد اللہ پہلے سے بہتر ہیں۔

انیس احمد صاحب علوی ایک ہفتہ ہوا کہ کربل نکل آیا تھا جس سے تین چار دن شدید تکلیف رہی۔ اب معالج ڈاکٹر کا خیال ہے کہ کربل نہیں بلکہ بچی مادہ تھا انجکشن وغیرہ سے بحمداللہ نمایاں کمی معلوم ہوتی ہے۔

شمیم الدین صاحب علوی پہلے کے مقابلہ میں تکالیف کم ضرور ہو گئیں ہیں مگر ابھی زیادہ نشست و برخاست یا چلنے پھرنے سے درد ہونے لگتا ہے۔ علاج ڈاکٹری ہو رہا ہے۔

حافظ نصیر احمد صاحب علوی موصوف کو ڈاکٹر فریدی صاحب کو دکھانے کے لئے لکھنؤ بھیجا گیا تھا۔ انجکشن اور دوائیں تجویز کی گئیں قیام کے لئے خود ڈاکٹر صاحب نے کاکوری میں قیام زیادہ بہتر خیال کیا ہے۔

اظہر بہاری مرزا صاحب پٹھان گڈھی معلوم ہوا ہے کہ موصوف دو تین ماہ سے سخت علیل ہیں۔ لکھنؤ کے ڈاکٹر تی جانند صاحب کا علاج ہو رہا ہے لیکن کوئی خاص افاقہ نظر نہیں آتا۔

علی اکبر پسر نصیر الدین حسین صاحب جن کی ٹانگ پر چوٹ آ جانے کی وجہ سے پلاسٹر چڑھا دیا گیا تھا۔ ڈیڑھ ماہ کے بعد اب معلوم ہے کہ کالج والوں نے پلاسٹر کاٹ دیا ہے۔ بحمداللہ اچھا ہے۔

حسن اکبر پسر قاضی فارق حسن صاحب ایڈوکیٹ اطلاع ملی ہے کہ شدید بخار آ گیا تھا اس میں نمونیہ کا اثر ہو گیا۔ علاج ڈاکٹری ہو رہا ہے پہلے کے مقابلہ میں افاقہ معلوم ہوتا ہے۔

حادثات:-

پہلا واقعہ ۱۲ جنوری کو محمد صدیق خاں صاحب پسر رشید احمد خانصاحب کو پیش آیا۔ موصوف اپنے اسکوٹر پر کاکوری سے لکھنؤ جا رہے تھے پیچھے مصراجی سکریٹری پنچایت راج بھی بیٹھے ہوئے تھے موضع بازنگر کے قریب اچانک خانصاحب موصوف پر دورہ سا پڑا جس کی وجہ سے موٹرسائیکل خانصاحب اور مصراجی دونوں گر گئے خانصاحب

REGD.N: 1776 A

کے سر اور گھٹنوں میں کافی چوٹ آئی۔ مسز ایجی کے بھی تین جگہ چوٹ آئی۔ میڈیکل کالج لکھنؤ میں دونوں کی مرہم پٹی ہوئی۔ اب الحمد اللہ دونوں رو بصحت ہیں۔

دوسرے دن علی الصباح خانصاحب کو دیکھنے کے لئے پیارے مرزا صاحب یکہ سے لکھنؤ جا رہے تھے راستہ میں گھوڑے کے گرجانے سے یکہ الٹ گیا۔ جس سے پیارے مرزا صاحب کے بھی سر اور پیروں میں چوٹ آئی۔ اب الحمد اللہ اچھے ہیں۔

دوسرا سنگین حادثہ:

خان بہادر مولوی مرتضیٰ علی صاحب علوی اسسٹنٹ مولوی ریٹائرڈ ڈپٹی رجسٹرار کوآپریٹو لکھنؤ کو پیش آیا۔ مولوی صاحب موصوف اشٹیشن جا کر ویٹنگ روم میں کرسی پر بیٹھا چاہتے تھے۔ کرسی جس پر سہارا دئے تھے کھسک گئی۔ گر پڑے۔ اس وقت چوٹ کا صحیح اندازہ نہ ہو پایا۔ بعد میں ڈاکٹروں نے ایکسرے سے پتہ چلایا کہ موصوف کے کمر کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ اس ضعیفی میں ظاہر ہے کہ پلاسٹر کی بندش ناقابل برداشت ہے۔ ڈاکٹروں نے پٹیاں باندھ کر بندش کی ہے۔ قیام لکھنؤ میں اپنے مکان واقع گولہ گنج ہے۔ باری تعالیٰ تکالیف کم فرمائے اور صحت کلی عنایت فرمائے۔

تقریبات:۔

شاہینہ توقیر بنت قاضی اسرار علی صاحب عباسی کا عقد نکاح سید اعجاز حسین صاحب خلف سید اشفاق حسین صاحب نگرامی کے ساتھ ۱۴ر جنوری ۶۳ کو نشاط گنج لکھنؤ میں ہوا۔ لکھنؤ اور کاکوری کے اعزا خاص طور پر شریک تقریب تھے۔ شام کو مراسم رخصتی انجام پائے اللہ مبارک کرے آمین۔

پرنٹر و پبلشر	————	سید احمد علوی
مالک کا نام	————	کمیٹی انتظامیہ
مقام اشاعت	————	بزم کتب کاکوری لکھنؤ
مقام طباعت	————	سرفراز پریس لکھنؤ
ایڈیٹر کا نام	————	سید احمد علوی

شاندار تقریب

نگہت شاہ بنت قمر الحسن صاحب ڈی۔ آئی۔ جی۔ بریلی کا عقد نکاح قاضی کمال عباسی پسر اظہار علی صاحب عباسی کے ساتھ بمقام بریلی ۱۰ر جنوری سنہ ۶۳ء بوقت ۱۱ بجے دن بحسن و خوبی انجام پایا۔ اللہ طرفین کو مبارک کرے۔ نکاح مولانا شاہ مجتبیٰ حیدر صاحب نے پڑھا۔

بارات ۱۰ر جنوری سنہ ۶۳ء کو ۱۱ بجے کے قریب بریلی اسٹیشن پہنچی۔ بڑی شان و شوکت سے ملٹری اور پولیس بینڈ شادیانے بجاتے ہوئے قیام گاہ رائفل کلب تک لے گئے۔ عمائدین شہر نے باراتیوں کو ہار پہنائے۔ قیام گاہ پر بیگم عمائدین شہر و دیگر اعزا لکھنؤ کاکوری نے پرتپاک خیر مقدم کیا۔ نکاح ریاست رامپور کے شاہی وسیع شامیانہ کے وسط میں پڑھایا گیا۔

دوپہر میں دعوت جناب قمر الحسن صاحب کے دولتکدہ پر اعلیٰ پیمانہ پر ایک شاندار ڈنر دیا گیا۔ شام کو اظہار علی صاحب عباسی کے قیام گاہ پر اعزا قریب کی دعوت ہوئی۔

ہم جناب قمر الحسن صاحب اور اظہار علی صاحب عباسی دونوں کی خدمت میں دلی تہنیت مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

تقریب عقد۔

نگار بنت امتیاز علی صاحب علوی رجسٹرار گورنمنٹ گونڈہ کا عقد مسعود غنی پسر محمود یونس صاحب دریابادی۔ ریٹائرڈ اسسٹنٹ کمشنر کمائی کے ساتھ ۲۲ر جنوری بمقام سندیلہ بحسن و خوبی انجام پایا۔ نکاح مولانا شاہ مجتبیٰ حیدر صاحب نے پڑھا۔ بعد میں پرتکلف دعوت طعام دی گئی اس وقت صرف عقد ہی ہوا ہے۔ مراسم رخصتی بعد میں ادا ہوں گے اللہ مبارک کرے۔

محمد امین علی صاحب عارضی پرمٹ پر کچھ دنوں کے لئے وطن آئے ہوئے ہیں

حکیم مظفر علی صاحب علوی۔ موصوف بریلی تک آئے تھے۔ ریلوے کرکٹ میں بیمار ہیں لکھنؤ دیکھنے چلے گئے ۲۰ یا ۲۱ تک کراچی واپس ہوں گے۔

کاکوری گزٹ [illegible]